بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈن نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۹ ہجرت ۱۳۴۷ ہش ۔ صفر ۱۳۸۸ھ ۹ مئی ۶۸ء | نمبر ۱۰۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## اس جماعت کے قیام سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے

## پس تمہارا فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف کامل اور انتھک کوشش کرو

"اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اسی کا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے انسان دوسرے بھائی کو حقیر و ذلیل اور اپنے سے کمتر سمجھتا ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے۔ میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے ..... پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو۔ اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔

شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو... سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے... غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۷ تا ۲۷۹)

31

## اخبار احمدیہ

- ربوہ ۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

---

- ربوہ ۸ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طبیعت دو تین روز سے کھانسی کی تکلیف پھر زیادہ ہو جانے کے باعث ناساز چلی آرہی ہے۔ کل سے دن میں دو ایک مرتبہ پھر ٹمپریچر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

---

- محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ڈائرکٹر تھیوریٹیکل سنٹر ٹریسٹ (اٹلی) انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹ مئی کو سویڈن میں نوبل پرائز سوسائٹی کے اجلاس میں تقریر کریں گے۔ اس موقعہ پر دنیا کے بہت سے نامور سائنسدان موجود ہوں گے۔ جملہ احباب جماعت ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو غیر معمولی کامیابی بخشے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے حصہ وافر عطا فرمائے آمین

---

عزیز عبدالستار سلمہ اللہ تعالیٰ پسر محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کے دل کے اپریشن کی کراچی میں پہلے ۳۰ اپریل تاریخ مقرر ہوئی تھی لیکن اس تاریخ کو اپریشن نہیں ہو سکا۔ اب اپریشن کی تاریخ ۱۰ مئی مقرر ہوئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ عزیز کا اپریشن کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین

(شیخ نور الحق دفتر ایم این سٹریٹ)

---

## کارکنان صدر انجمن کا امتحان

۲۵ مئی ۱۹۶۸ء کو ہوگا

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان ۲۵ مئی ۶۸ء کو ہوگا۔ کارکنان کو چاہیئے کہ ۲۵ مئی بروز ہفتہ صبح ۹ بجے مسجد مبارک میں پہنچ جائیں۔ امتحانی پرچہ ٹھیک ۹ بجے تقسیم ہوگا۔

دینی نصاب حسب ذیل ہے۔

(۱) قرآن کریم - سورۃ مائدہ
(۲) علم کلام - لیکچر سیالکوٹ
(۳) انٹرویو - ۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۸ء

# لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

مسٹر آرتھر کونسلر کا ایک مضمون predicament of Islam. انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز کے گزشتہ سنڈے ایڈیشن میں شائع ہوا ہے predicament کے معنی ناگوار حالت کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسان میں فطرتاً ایک ایسی برائی ہے جس کا تدارک نہیں ہو سکتا۔ مضمون اگرچہ پیچیدہ ہے تاہم مضمون نگار کا مطلب خلاصۃً یہ ہے کہ انسان کے فزیالوجی ارتقا میں نقص رہ گیا ہے۔ اور چونکہ یہ ارتقا مدت سے رک گیا ہوا ہے اور نہ اس کے دوبارہ جاری ہونے کی صدیوں تک امید ہے۔ اس لئے اس مرض کا کوئی علاج نہیں

انسان کا یہ مرض جس کا ذکر فاضل مضمون نگار نے کیا ہے یہ ہے کہ صرف انسان ہی ایک ایسا جانور ہے جو جنس کے اندر قتل و غارت یا باہمی جنگ کرتا ہے ورنہ جانوروں میں سے کوئی جنس ایسی نہیں جو باہم جنگ کرتا ہو۔ اور اپنے ہم جنسوں کے قتل و غارت کو روا رکھتا ہو سوائے چیونٹیوں یا چوہوں کے۔

چونکہ آجکل کے مغربی مفکر ہر چیز کو مادی نقطۂ نظر سے جانچتے ہیں اور جو معلومات اب تک تجربہ اور مشاہدہ سے ان کو حاصل ہوئی ہیں۔ اس سے آگے جانا نہیں چاہتے۔ اس لئے مضمون نگار نے اپنی اسی ذہنیت کے مطابق ہی نتائج برآمد کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً دنیا کی ذی حیات موجودات کے متعلق ارتقا کا مسئلہ اس وقت تک بڑا اہم سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ انسان نے بھی اپنے مختلف قوٰے کو عمل ارتقا ہی سے موجودہ صورت میں پایا ہے۔ تاہم ایک مسلمان قرآن کریم کی راہ نمائی میں ارتقا کے مسئلہ کو اس صورت میں نہیں مانتا۔ جس صورت میں مادہ پرست اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر ماننے کا ادعا کرتے ہیں۔ ایک مسلمان اپنے نظریہ کے ثبوت میں یقینی شہادت قرآن کریم کو مانتا ہے۔ مثلاً انسانی پیدائش کے متعلق قرآن کریم بتاتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

یعنی ہم نے انسان کو بہترین ہیئت میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اس کو اسفل سافلین کی طرف لوٹا دیا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لاتے اور مناسب حال عمل کرتے ہیں ان کے لئے غیر محدود اجر ہے۔

اس سے جو نظریہ انسانی پیدائش کے متعلق پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو شروع ہی سے احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اس لئے جو برائیاں اس میں پیدا ہوتی ہیں وہ بعد میں پیدا ہوتی ہیں۔ الغرض اسلامی نقطۂ نظر سے جس خامی کی طرف فاضل مضمون نگار نے توجہ دلائی ہے۔ یہ پیدائشی نہیں ہے بلکہ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ کے زیر اثر ہے۔ انسان جب پیدا ہوتا ہے اس کی لوح زندگی اس سلیٹ کی طرح صاف ہوتی ہے۔ جس پر ابھی کچھ لکھا نہیں گیا۔ اس میں تمام انسانی قوٰی اپنی بے لوث صورت میں موجود ہوتے ہیں جس کو ہم معصومیت کہہ سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان پیدائش کے وقت مسلمان ہوتا ہے۔ بعد میں وہ اپنے اپنے ماحول کی وجہ سے یہودی یا نصرانی بن جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ کے الفاظ میں یہ بھی سمجھایا ہے کہ انسانی قوٰے جو اس میں موجود ہیں حیوانی صورت بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن ایمان اور اعمال صالحہ سے وہ اس گڑھے سے باہر نکل آتا ہے۔ اور ابتدائی قوٰے جو اس میں موجود ہوتے ہیں۔ ترقی کرتے کرتے اس کو جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ انسانی قوٰے کو حرکت دینے والی قوت کو قرآن کریم میں نفس امارہ کہا گیا ہے اور فرمایا ہے۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ

یعنی نفس امارہ مادی عوامل کے زیر اثر بدی کی طرف راجح ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے نفس امارہ کو تنہا نہیں چھوڑ دیا کہ وہ انسان کو چاہ ضلالت ہی میں گرا دے بلکہ اس پر نفس لوامہ کو مقرر کیا ہے۔ جو غلط روش پر ملامت کرتا ہے اور انسان کے قوٰے کی بلندی کی طرف راغب کرتا ہے۔ مثلاً انسان میں حیوانوں کی طرح بھوک کا جذبہ موجود ہے۔ حیوان بغیر یہ سوچے کہ یہ چارا اس کے لئے ہے یا نہیں کھانا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن انسان کھانا کھانے سے پہلے ایک آواز اندر سے سنتا ہے جو اس کو کہتی ہے کہ یہ کھانا تیرے لئے حلال ہے۔ اگر نفس امارہ اس پر غالب ہو اور نفس لوامہ کی آواز کمزور ہو تو وہ حیوانوں کی طرح عمل کرتا ہے۔ ورنہ کھانا کھانے سے رک جاتا ہے۔

ہم جو بات یہاں کہنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ بتایا ہے کہ انسان میں تمام قوٰے شروع ہی سے موجود ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے کوئی کمی نہیں رہنے دی۔ وہ پیدائش ہی سے تمام بشری قوٰے کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ ماحول قوٰے کو اپنے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ لیکن قوٰے پہلے ہی سے موجود ہوتے ہیں۔ اگر انسان نفس لوامہ کمزور ہو تو وہ قوٰے حیوانی سطح پر ہی رہتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ حیوانی سطح سے بھی نیچے گرا دیتے ہیں۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## سہو کے بعد دو سجدے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھیں۔ تو بعد نماز عرض کی گئی کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کیا؟ عرض کی گئی حضور نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ نے بعد اس کے کہ سلام پھیر چکے تھے (سہو کے) دو سجدے کئے۔ (بخاری کتاب السہو)

آخری قسط

37

# ہمسایہ کے حقوق از روئے اسلام

(مکرم عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال۔ ربوہ)

اس امر کی وضاحت کے لئے کئی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک شخص نے حج کرنے کے لئے زادِ راہ جمع کر رکھا تھا لیکن جب حج کا وقت آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اس وقت اس کا ایک ہمسایہ سخت محتاج ہو گیا ہے اور امداد کا مستحق ہے۔ چنانچہ اس شخص نے حج کا ارادہ ترک کر دیا اور وہ رقم جو حج کی خاطر رکھی ہوئی تھی۔ اس ہمسایہ کو دیدی۔ اس سال ایک بزرگ حج کو گئے تو انہوں نے وہاں دعا کی کہ ان پر یہ بات کھولی جائے کہ اس سال کس کس کا حج قبول ہوا ہے۔ انہیں رؤیا میں بتایا گیا کہ صرف فلاں شخص کا حج قبول ہوا ہے۔ وہ بزرگ اس شخص کے شہر پہنچے اور اسے تلاش کر کے دریافت کیا کہ وہ کونسی خاص بات ہے جس کی بنا پر آپ کا حج قبول ہوا ہے۔ درآں حالیکہ اور کسی کا حج قبول نہیں ہوا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں تو حج کے لئے گیا ہی نہیں۔ اس پر اس بزرگ کا اشتیاق اور بڑھ گیا کہ یہ کیا بھید ہے کہ دوسروں کے ارکانِ حج بجالانے پر بھی ان کا حج قبول نہ ہوا۔ اور اس شخص کا گھر بیٹھے حج قبول ہو گیا۔ چنانچہ اس بزرگ نے بہت اصرار کیا کہ اس بھید سے پردہ اٹھایا جائے تو اس شخص نے کہا کہ اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں ہاں صرف اتنی سی بات ہے کہ میں نے اپنا زادِ راہ اپنے ایک ہمسایہ کی نذر کر دیا تھا جو اس وقت بہت محتاج تھا۔

پھر یہ کہ ہمسایہ کو انسان کی نیکی بدی کا گواہ ٹھہرایا گیا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَھُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ الفصل الثانی)

حضرت ابن مسعود اللہ تعالےٰ باپ بیٹا دونوں سے راضی ہو۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ سے دریافت کیا کہ مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے کب کوئی اچھا کام کیا ہے اور کب بُرا کام کیا ہے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تُو اپنے ہمسایوں کو یہ کہتا سُنے کہ تُو نے اچھا کام کیا ہے تو سمجھ لے وہ کام اچھا ہے۔ اور جب تُو انہیں یہ کہتا سنے کہ تُو نے بُرا کام کیا ہے تو سمجھ لے کہ درحقیقت وہ بُرا کام ہے۔ اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے نقل کیا ہے۔

عقلاً بھی یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ جن اشخاص کو متعدد رنگوں میں ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ واسطہ پڑتا ہو۔ اگر وہ آپس میں حسنِ سلوک کو اپنا شعار نہ بنائیں بلکہ ایک دوسرے کے درپے آزار رہیں تو انہیں کبھی سکھ چین کی زندگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ہر شخص دوسروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں کوشاں رہے تو دیکھو یہی زندگی سب افرادِ ملّت کے لئے کیسی خوشگوار بن جاتی ہے۔ اور جب یہ یقین ہو جاتا ہے کہ کسی شخص کو اپنے کسی ہمسایہ یا ساتھی کی طرف سے کسی قسم کی تکلیف کا کوئی خدشہ نہیں تو ذرا سوچئے کہ ایسی سوسائٹی میں ہر فرد کو کتنی ذہنی آسودگی بھی حاصل ہوتی ہے۔

مزید برآں یہ کہ جن اخلاقی بیماریوں کی وجہ سے انسان ہمسایوں کی خدمت سے محروم رہ جاتا ہے۔ یعنی کبر اور فخر۔ وہ بذاتِ خود اتنی خطرناک اور مہلک ہیں کہ انسان کو کسی قسم کے اعمالِ صالحہ کے قابل نہیں چھوڑتیں۔ پس فرض کرو کہ اگر ہمسایوں سے حسنِ سلوک کا کوئی فائدہ یا ثواب نہ بھی ہو۔ اور صرف ان بیماریوں کے علاج کے طور پر ہی ہمسایوں کی خدمت کی جائے تب بھی یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہو گا۔

## ہمسایوں سے کون لوگ مُراد ہیں؟

اس ضمن میں آخری بات جسکی طرف خاکسار احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہے یہ ہے کہ ہمسایوں سے صرف وہی لوگ مراد نہیں جن کے یہ خشت و خاک کے گھر پاس پاس ہوں بلکہ ہر قسم کی قربت اور یک جہتی رکھنے والے افراد مراد ہیں۔ یوں بھی یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند کلماتِ طیبہ سے بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اسکی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا یا اگر وہ کسی قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سَو کوس کے فاصلے پر ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۸)

غرض اسلام کے رو سے جو لوگ پاس رہتے ہیں وہ بھی ہمسائے ہیں خواہ وہ غیر ہوں۔ اور اپنے بھی ہمسائے ہیں خواہ وہ دُور رہتے ہوں۔ اور سب کے ساتھ نیک سلوک کرنا مومنوں پر فرض ہے تاان کے لئے یہ دنیا بھی جنت بن جائے اور آئندہ زندگی میں بھی اللہ تعالےٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس زریں تعلیم پر ایسے رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہمیں اس کی رضا کی جنت نصیب ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

---

## ایک نقیب کی ضرورت

مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر کے لئے ایک نقیب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسبِ لیاقت ہو گی۔ درخواست کنندہ زیادہ معمر نہ ہوں۔ سائیکل چلانا جانتے ہوں۔ خواہشمند احباب حسبِ ذیل پتہ پر درخواست بھجوائیں مع مقامی تصدیق۔

سید امجد علی شاہ امیر جماعتِ احمدیہ
معرفت سید میڈیکل سٹور۔ ٹرنک بازار۔ سیالکوٹ شہر

---

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

# تربیلا ـــــ انسان کی ایک اور کامرانی

## کثیر المقاصد منصوبہ

تربیلا کے مقام پر دریائے سندھ کا اخراج برسات میں چار لاکھ کیوسک تک پہنچ جاتا ہے منصوبہ یہ ہے کہ اس پانی کو ایک جھیل کی صورت میں جمع کیا جائے اور پھر سردیوں میں جب سندھ اور اس کے دوسرے معاون دریا خشک ہو جاتے ہیں اور نہروں میں پانی کی کمی کے باعث فصلیں پیاسی ہوتی ہیں تو اس پانی کو استعمال کیا جائے۔ سیلاب کی روک تھام اور آبپاشی کے لئے تربیلا ڈیم کے بجلی گھر اکیس لاکھ کلو واٹ بجلی بھی فراہم کریں گے۔

تربیلا ڈیم راولپنڈی سے تقریباً ستر میل شمال مشرق اور اٹک سے تیس میل اوپر کی جانب تعمیر کیا جائے گا۔ طاس سندھ کے معاہدے کے تحت جو دریا ہندوستان کی طرف چلے گئے ہیں ان کے پانی سے سیراب ہونے والے علاقوں کے لئے منگلا کے عظیم ڈیم کا پانی کافی نہیں ہوگا اسی لئے پاکستانی ماہرین نے تربیلا کے مقام پر ایک اور عظیم بند باندھنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی پاکستان کی مستقبل کی زرعی ضروریات کے لئے پانی کی مزید مقدار درکار ہوگی۔ یہ ضرورت بھی تربیلا ڈیم پوری کرے گا۔ اس ڈیم کے دونوں کناروں سے نکلنے والی دو نہریں ہزارہ، مردان اور کیمبل پور کے ساڑھے تین لاکھ ایکڑ رقبے کو سیراب کریں گی۔ اس کے علاوہ سابق پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں بہنے والی نہروں کو بھی پانی فراہم کرنے کے لئے الحاقی نہریں تسلیم کی جائیں گی۔ پانی کا یہ ذخیرہ ایک ۸۸۷۵ فٹ طویل اور ۴۸۵ فٹ بلند بند باندھ کر کیا جائے گا۔ اس مصنوعی جھیل میں ایک کروڑ گیارہ لاکھ ایکڑ فٹ پانی جمع کیا جا سکے گا۔ اس میں سے تقریباً ۹۳ لاکھ ایکڑ فٹ پانی آبپاشی اور بجلی پیدا کرنے کے کام آئے گا۔ پانی کی یہ مقدار منگلا کے آبی ذخیرے کی کل مقدار سے دگنی ہے۔

کالا باغ، تونسہ، گدو، سکھر اور حیدرآباد کے بیراجوں سے نکلنے والی نہروں کو سردیوں میں تربیلا بند سے پانی کی ایک مقدار دے کر سابق پنجاب اور سندھ میں بنجر زمینیں زیر کاشت لائی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے تربیلا کی جھیل کا پانی چشمہ کے مقام پر چشمہ جہلم الحاقی نہر میں ڈالا جائے گا اور اس طرح یہ تربیلا، سدھنائی، میلسی، بہاول الحاقی نہروں تک پہنچے گا۔ تونسہ، پنجند الحاقی نہر کو بھی تربیلا ہی پانی فراہم کرے گا۔

## عظیم ترین ڈیم

تربیلا ڈیم دنیا میں مٹی اور پتھروں سے بنا ہوا سب سے بڑا ڈیم ہوگا۔ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا ڈیم امریکہ میں فورٹ پیک ڈیم ہے جس کو بنانے کے لئے بارہ کروڑ دس لاکھ مکعب گز مٹی اور پتھر صرف ہوئے تھے جبکہ تربیلا کی تعمیر میں ساڑھے سترہ کروڑ مکعب گز مٹی اور پتھر صرف ہوں گے اس بڑے بند کے علاوہ اسی مقام پر دو اور ڈیم بھی تعمیر کئے جائیں گے جن میں سے ایک ۳۴۰ فٹ اونچا اور ۲۳۴۰ فٹ لمبا اور دوسرا ۲۲۰ فٹ بلند اور ۸۶۰ فٹ طویل ہوگا۔ بند کی جسامت اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنوبی امریکہ کی نہر پانا کی کھدائی سے جتنی مٹی نکلی تھی اگر وہ تربیلا بند باندھنے میں صرف کی جائے تو صرف ایک تہائی باقی بچے۔

## سرنگیں

دریا کے دائیں کنارے پر پہاڑوں کو کاٹ کر آدھ آدھ میل لمبی چار سرنگیں بنائی جائیں گی ان میں سے تین سے گزرنے والا پانی بجلی پیدا کرے گا جبکہ چوتھی زراعت کے لئے پانی فراہم کرے گی۔ تینوں سرنگوں کے کناروں پر چار چار جنریٹر لگائے جائیں گے جن میں سے ہر ایک پونے دو لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا کرے گا۔ اس طرح تربیلا بند سے کل ۲۱ لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی اس وقت واپڈا کے تمام بجلی گھر جتنی بجلی پیدا کر رہے ہیں یہ مقدار اس سے دوگنی ہے گویا تربیلا ڈیم کی تکمیل کے بعد مغربی پاکستان میں بجلی کی پیداوار تگنی ہو جائے گی۔ یہ سرنگیں ۵۴ فٹ قطر کی ہوں گی یوں سمجھ لیجئے کہ ہر ایک سرنگ میں تین تین منزلہ عمارتیں تعمیر ہو سکتی ہیں ان میں سے ہر سرنگ میں سے اتنا پانی خرچ ہو سکے گا جتنا لاہور کے مقام پر گرمیوں میں راوی کا بہاؤ ہوتا ہے۔ دریا کے بائیں کنارے دو سپل وے بنائے جائیں گے جن کے آہنی پھاٹک پانی کے بہاؤ کو کنٹرول کریں گے بڑے سپل وے کے نو پھاٹک ہوں گے جن میں سے ہر ایک ۵۸ فٹ بلند اور پچاسی فٹ لمبا ہوگا۔ ان دونوں سپل ویز سے جو پانی خارج ہوگا اس کی مقدار گزشتہ نو سال کے دوران تربیلا کے مقام پر پانی کے زیادہ سے زیادہ اخراج سے بھی دوگنی ہوگی۔ یہ سپل وے جھیل کے پانی کو دوبارہ دریا میں ڈالیں گے۔

## اخراجات

۱۹۶۶ء کے تخمینے کے مطابق اس عظیم بند پر چار ارب بارہ کروڑ روپے صرف ہوں گے جس میں تقریباً دو ارب روپے کا زرمبادلہ ہوگا۔ ان اخراجات میں تقریباً ساڑھے چوالیس کروڑ روپے کی وہ رقم بھی شامل ہے جو ٹیکس اور ڈیوٹی وغیرہ کی شکل میں ادا کی جائے گی زرمبادلہ کی صورت میں جو اخراجات ہوں گے ان میں سے ساڑھے اکتیس کروڑ ڈالر اس رقم سے حاصل کئے جائیں گے جو طاس سندھ کے دوسرے منصوبوں میں کفایت کی بدولت بچی ہے۔

اس ضمن میں ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے اور وہ ہے کہ اس بند کی تعمیر کے لئے زیادہ تر سامان مقامی طور پر حاصل کیا جائے گا۔ نصف سے زائد پتھر اور مٹی تو ان سرنگوں سے حاصل ہوگی جو اس عظیم منصوبے کا حصہ ہیں اور باقی ماندہ دائیں کنارے کی پہاڑیوں سے پرے کے حصہ سے لی جائے گی۔

## آبادکاری

اس بند کی تعمیر کے بعد ۶۵ ہزار ایکڑ اراضی زیر آب آ جائے گی جبکہ باقی تعمیرات کے لئے مزید ۳۵ ہزار ایکڑ اراضی حاصل کی جائے گی۔ اس طرح تقریباً ایک لاکھ ایکڑ رقبے میں پھیلے ہوئے ایک سو چالیس دیہات خالی کرائے جائیں گے ان میں سے تقریباً ایک سو گاؤں بالآخر پانی میں ڈوب جائیں گے۔ ان دیہات کے تقریباً اسی ہزار افراد کو نئے سرے سے آباد کرنا بھی اس منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ اس کام کے لئے آبادکاری کا ایک الگ شعبہ قائم کر دیا گیا ہے اور جن دیہات کو خالی کرایا جا چکا ہے ان کے باسیوں کو معاوضہ اور متبادل اراضی دینے کا کام شروع ہو چکا ہے ورکنگ ایریا کے تقریباً پندرہ بیس گاؤں خالی کرائے جا چکے ہیں اور ان میں آباد ۲۳۰ خاندانوں میں سے ۱۳۰ کنبوں کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آباد کر دیا گیا ہے جبکہ باقی ماندہ غیر مالک افراد کو ڈیم کے نزدیک ہی ایک نئی بستی میں بسایا گیا ہے۔

چار کنال چاہی یا سولہ کنال بارانی اراضی کے ہر مالک کو ٹوبہ ٹیک سنگھ، کبیر والا، گدو بیراج یا بہاول پور میں سو کنال (۲½ ایکڑ) اراضی دی جائے گی۔ علاوہ بریں ہر کنبے کو ۱۵۰ روپے کا الاؤنس اور بس اور ٹرک بھی واپڈا کی طرف سے ملیں گے۔

جب تربیلا بند مکمل ہو جائے گا تو انسان ایک بار پھر سندھ کی طوفانی لہروں کو قابو کر لے گا۔ سندھ جو ہزاروں برس سے سکندر اعظم کے ہاتھوں ہونے والی شکست کا بدلہ لیتا آیا ہے اب تباہی کے بجائے انسان کی بھلائی کے کام آئے گا۔ پوٹھوہار کی سنگلاخ وادیاں پنجاب کے چٹیل میدان اور سندھ کے خشک ریگزار سبزہ زاروں میں تبدیل ہو جائیں گے اور دور دور کے وہ گاؤں جو اس وقت تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہیں بجلی کی روشنی میں جگمگا اٹھیں گے۔

(منقول از روزنامہ امروز ۶ مئی ۶۸ء)

---

# بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ اس روپیہ کی حیثیت ایسی ہی ہوتی ہے جیسے گھر میں رکھا ہوا ہو جس کو کسی وقت بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ پس ان احباب جماعت سے جن کا روپیہ بنکوں میں جمع ہے التماس ہے کہ اس روپیہ پر زکوٰۃ ادا کریں۔ ایسے اموال جن پر زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے محفوظ اور پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

# اسلامی پردہ اور مسلمان عورت کی ذمہ داریاں

(از مرزا محمد اقبال صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

33

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

(الاحزاب ع ۷)

ترجمہ:- اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ (جب وہ باہر نکلیں) اپنی بڑی چادروں کو سروں پر سے گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں تاکہ پہچانی جائیں اور ان کو تکلیف نہ دی جائے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

احکام پردہ کے اترنے اور نازل ہونے کا پس منظر یہ ہے کہ ۵ھ میں حضرت زیدؓ نے حضرت زینب کو طلاق دی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تو اس تقریب کے مبارک موقع پر خدا تعالیٰ نے پردہ کے احکام نازل فرمائے ان احکام کے نازل ہونے کا مقصد یہ تھا کہ مومن عورتیں غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی زیب و زینت کا اظہار نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے عورت پر وہی پابندیاں اور ذمہ داریاں عائد کی ہیں جن کو وہ نبھا سکنے کی اپنے اندر اصلیت ہے کہ خدا تعالیٰ نے عورت کو قوام نہیں بنایا بلکہ یہ ذمہ داری مرد کو سونپی کہ وہ کمائے اور عورت کو گھر کے کام کاج بجا لائے نیز گھر میں رہ کر اپنے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کرے۔

اگر غور کیا جائے تو عقل اس بات کو قبول نہیں کرتی کہ عورت گھر میں بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کرنے کی بجائے دفتر کے چکر لگاتی رہے۔ پس پردہ کے احکام میں یہی حکمت ہے کہ عورت کی عصمت ضائع نہ ہو۔

مذکورہ آیت سے یہ بات واضح ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی زینت کا اظہار کرے۔ اسی طرح مردوں کو بھی حکم دیا کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں فرمایا:-

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔

ترجمہ:- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رسول تو مومن عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ہاں سوائے اس حصہ کے جو قدرتاً ظاہر ہے۔

قرآن کریم کے بعد حدیث شریف میں بھی پردہ کے متعلق بہت تفصیل ملتی ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں:-

أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِ غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَاخْتَمَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً

بخاری کتاب المغازی جلد ۵ صفحہ ۹۴

مطبع نور محمد (حدیث الافک)

ترجمہ:- اس روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ پردہ میں چہرہ شامل ہے جیسا حضرت عائشہؓ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ پردہ میں تمام چہرہ شامل ہے عورت آنکھیں ننگی رکھ سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھے یہی حکم مردوں کو ہے اس طریق پر عمل کرنے سے معاشرہ پاک و صاف رہ سکتا ہے

اسی طرح روح المعانی جز ۲۲ صفحہ ۸۳ سطر ۱۲ میں یہ روایت مذکور ہے۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں:-

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَىٰ رُؤُسِهِنَّ الْغِرْبَانُ مِنَ السَّكِينَةِ وَعَلَيْهِنَّ أَكْسِيَةٌ سُودٌ يَلْبَسْنَهَا۔

یعنی جب اِدْنَاءِ جلباب کا حکم نازل ہوا تو انصار کی عورتوں نے اس پر عمل کرنے میں سب سے سبقت کی اور وہ اپنی ضروریات کے لئے سکون و وقار کے ساتھ باہر نکلیں گویا کہ سروں پر پرند بیٹھے ہیں اور انہوں نے سیاہ چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔

تفسیر میں ادناء جلباب کے معنی علامہ زمخشری نے یہ کئے ہیں اَدْنِيْنَ ثِيَابَهُنَّ عَلٰى وُجُوْهِهِنَّ۔ یعنی اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال لو۔ (روح المعانی جز ۲۲ صفحہ ۸۳)

اسلام نے پردہ کا حکم دیکر عورت کو گھر میں مقید نہیں کر دیا اسے ترقی کرنے سے نہیں روکتا اور نہ باہر جانے سے۔ وہ تمام کام کر سکتی ہے۔ جو ملک و قوم کی بھلائی کے لئے ہیں۔ وہ تعلیم بھی حاصل کر سکتی ہے۔ جیسے فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔

عورت اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کھیل کھیل سکتی ہے وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کر سکتی اور ان کی تیمارداری کر سکتی ہے وہ بوقت ضرورت دشمن کا مقابلہ کر سکتی ہے وہ صبح اور عشاء اور دیگر نمازوں میں شامل ہو سکتی ہے (الگ صف بنا کر) وہ مناسک حج ادا کر سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ زینت کو ظاہر نہ ہونے دے۔ تاریخ اسلام ان واقعات کو ہمارے سامنے بیان کرتی ہے کہ عورتیں زندگی کے کسی شعبہ میں مردوں سے پیچھے نہ تھیں۔ اب میں مسلمان عورت کی ذمہ داریوں کو بیان کرتا ہوں جو اسلام نے ان پر لگائی ہیں۔

۱۔ اسلام نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار نہ کریں یاد رہے زینت کے لفظ میں قدرتی زینت یعنی جسمانی حسن اور مصنوعی زینت یعنی لباس و زیبائش دونوں کا مفہوم شامل ہے۔

۲۔ غیر محرم مرد کے ساتھ مصافحہ نہ کرے

۳۔ مسلمان عورت کسی اجنبی مرد سے گفتگو کرتے وقت آواز سنجیدہ لہجہ اختیار کرے۔ اپنی آواز کو لوچ دار نہ بنائے

۴۔ کوئی عورت اور مرد علیحدگی ملاقات نہ کریں۔ جب تک تیسرا محرم شخص ساتھ نہ ہو۔

۵۔ کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے کسی کو چھپ چھپ کر دیکھنا منع ہے

۶۔ پردہ کے احکام میں بلوغت سے کم عمر کے لڑکے اور لڑکیاں نیز بہت بوڑھی عورتیں شامل ہیں۔

۷۔ جب باہر جائے تو صاحب خانہ سے اجازت لے کر جائے

۸۔ جب کام سے فارغ ہو جائے تو فوراً گھر واپس لوٹ آئے کیونکہ گھر میں ایک جگہ ہے جو اس کے لئے بہترین جگہ ہے

۹۔ گھر میں کوئی چیز لیتے یا دیتے وقت پردہ میں رہے تاکہ کوئی مرد اس کی زینت کو نہ دیکھنے پائے۔

۱۰۔ سب سے بڑی ذمہ داری اسلام نے یہ عائد کی ہے کہ عورت اپنے بچوں کی نہایت احسن رنگ میں تربیت کرے تاکہ وہ بڑے ہو کر ملک و قوم و دین کے لئے ایک بہتر اور کارآمد وجود ثابت ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس پر مضمون ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:-

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھیلنے اور لوٹ کر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی مزیدار کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۶)

CIVILIZATION AT CROSS ROADS

مصنفہ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

ملنے کا پتہ

مکتبہ ریویو آف ریلیجنز

ربوہ

# وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسلسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

مسل نمبر ۱۹۲۳۱

میں سردار بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں نہ ہی کوئی آمد ہے۔

(۱) ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی نصف تولہ قیمت بحساب ۱۳۰/- روپے فی تولہ ۶۵/- روپے (۲) دو عدد ٹاپس طلائی وزنی پونا تولہ قیمت ۵۰/- ۹۷ روپے حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے کل ۵۰/- ۶۲۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ:- نشان انگوٹھا سردار بیگم صاحبہ

الہیہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب

گواہ شد:- اسد اللہ خاں خاوند موصیہ ۲۷/۱۱/۶۰

گواہ شد:- رشید الدین مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲۷/۱۱/۶۰

مسل نمبر ۱۹۲۳۲

میں عبد الکریم ولد امام الدین صاحب قوم انصاری پیشہ دوکانداری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بیدادپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

میرا ایک معمولی کچا مکان اور ایک کچی دوکان ہے۔ جن کی صرف چھت اور چوکھٹ وغیرہ کا مالک ہوں جن کی مجموعی قیمت اندازاً ۱۰۰/- روپے ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبد الکریم سکنہ بیدادپور ڈاک خانہ کھٹیالہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- بشیر احمد پریذیڈنٹ بیدادپور ڈاک خانہ کھٹیالہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- ان کے ذمہ کسی قسم کا کوئی بقایا نہیں سیکرٹری مال حمید اللہ خاں بقلم خود۔

مسل نمبر ۱۹۲۳۳

میں برکت علی ولد محمد خاں قوم اعوان پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن بھڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی کوئی آمد ہے۔

۱۔ دو گھماؤں اراضی موضع بھڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی ۸۰۰/- روپے

۲۔ چار گھماؤں اراضی چک ۱۹۱ ضلع ملتان مالیتی ۸۰۰/- روپے۔

۳۔ مکان کچا واقع بھڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ ۱۰۰/- روپے۔ کل مالیتی ۸۹۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نشان انگوٹھا برکت علی بھڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- اللہ دتہ شیر بھڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھڑتا نوالہ۔ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۹۲۳۴

میں غلام رسول ولد چوہدری علی محمد قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن کمول شہید ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی کوئی آمد ہے۔ زرعی اراضی واقعہ کمول شہید ضلع سکھر ۱۶ ایکڑ مالیتی ۶۳۰۰/- روپے واقع دہ مراد پور تحصیل اوباڑہ ضلع سکھر۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- غلام رسول بقلم خود ولد علی محمد کمول شہید ڈاک خانہ خاص تحصیل اوباڑہ ضلع سکھر ۱۲/۱/۶۱

گواہ شد:- عبد الرحمٰن سکرٹری مال چک ۳۲ ڈاک خانہ سنجر پور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان حال وارد ربوہ۔ گواہ شد:- احمد خاں ۵/۵ محمدی ہوٹل پرانا تھانہ بازار رحیم یار خان حال ربوہ ضلع جھنگ ۱۲/۱/۶۱

مسل نمبر ۱۹۲۳۵

میں محمد انور ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن چک ۱۵ ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ جب خرچ ماہوار ۱۰۰/- روپے جو میرے والدین کی طرف سے ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد انور سٹوڈنٹ بی اے بی ٹی کالج ربوہ۔

گواہ شد:- سید مسعود مبارک شاہ نائب ناظر بیت المال آمد ۲۷/۱۱/۶۰

گواہ شد:- سید عزیز احمد شاہ مربی انچارج دار المطالعہ لنگر خانہ ربوہ

مسل نمبر ۱۲۹۳۶

میں چوہدری محمد شفیع ولد چوہدری سردار خان صاحب مرحوم قوم جٹ جنجوعہ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے جنجوعہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور میری جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی آمد ہے۔

۱۔ زرعی اراضی واقعہ گھنوکے جنجوعہ ضلع سیالکوٹ پانچ ایکڑ اول قسم بارانی قیمتی اندازاً مبلغ ۷۵۰۰/- روپے

۲۔ ایک مکان واقعہ گھنوکے جنجوعہ کچا قیمتی اندازاً مبلغ ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دینا رہوگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نشان انگوٹھا چوہدری محمد شفیع ولد چوہدری سردار خان صاحب مرحوم گھنوکے جنجوعہ۔

گواہ شد:- بقلم خود خورشید احمد ولد محمد رمضان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھنوکے جنجوعہ۔

گواہ شد:- منور الشرف جنجوعہ ولد چوہدری سعید احمد بقلم خود

# پی ڈبلیو ریلوے ٹینڈر نوٹس

چیف انجینئر / سروے اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو ۱۵ جون ۱۹۶۸ء تک کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان کے سلسلے میں زون ورکس کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے علیحدہ علیحدہ ٹینڈر مطلوب ہیں جو نیو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء جنرل (کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس طبع ہونے کے بعد جاری ہونے والے تمام اضافے اور تصحیحات شامل کر کے) کے مطابق ہوں اور سٹرکچرل ورکس کے ضمن میں لیبر اور میٹریل دینی ہوں، ماسوا سیمنٹ اور ری انفورسنگ سٹیل برائے آرمی کے جو ریلوے مہیا کرے گی اور قیمت وصول کرے گی۔ ہر ٹینڈر سنیئری ورکس، واٹر سروسز اور روڈ ورکس علیحدہ پیش کئے جائیں۔ اور وہ پی ڈبلیو ریلوے ریوائزڈ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۴ء پر مبنی ہوں۔

۱۔ زون ورکس سال ۶۹-۱۹۶۸ء زون "ب" میں کوٹ ادو تا ڈیرہ غازی خان (دونوں خالص) زون ورکس سال ۶۹-۱۹۶۸ء زون "ج" میں لیہ تا ڈیرہ غازی خان (دونوں شامل) لاگت کا تخمینہ اور زر ضمانت فی زون بالترتیب -/۱۵۰۰۰ روپے اور -/۳۰۰۰ روپے ہے

۲۔ ٹینڈر کی دستاویز قیمتی چار روپے فی سیٹ (نقد) دفتر چیف انجینئر سروے اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور سے یا دفتر ایگزیکٹو انجینئر (ریلوے کنسٹرکشن) نمبر ۲ ڈیرہ غازی خان سے ۱۴ جون ۱۹۶۸ء تک خریدی جا سکتی ہے۔ ہونے والے کام کی تفصیلات اور ان کے قواعد و ضوابط ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

INF (7) 12 31

## محکمہ جنگلات مغربی پاکستان

# اشتہار نیلام

بذریعہ نوٹس ہذا عام خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل نیلام مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۸ء کو بوقت ۸ بجے صبح دفتر صدر محکمہ جنگلات واقعہ ۳۲ ای پیپلز کالونی لائلپور منعقد ہوگا۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات وقت مقررہ پر تشریف لا کر نیلام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مفصل شرائط لاٹ وار دفتر زیر دستخطی میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں

| نمبر شمار | نام جنگل | قسم پیداوار | تعداد |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | لوئر چناب کینال | خشک و گرے پڑے درخت | ۸۰۰۰ مکعب فٹ |
| ۲۔ | گوجرہ جھنگ ڈسٹرکٹ کونسل روڈ | کھڑے درخت | ۳۲۸۹ مکعب فٹ |
| ۳ | کالیہ پلانٹیشن | شیشم بلیاں تقریباً | ۴۰۰۰۰ تا ۵۰۰۰۰ |
| ۴ | — ۔ — | رقبہ عارضی کاشت شش ماہی تا ایک سال | ۹۲ ایکڑ تقریباً |
| ۵ | چک نمبر ۲۵۰ ر۔ب | رقبہ عارضی کاشت برائے تین سال | ۹۶ ایکڑ تقریباً |

دستخط مہتمم جنگلات

لائلپور جھنگ فارسٹ ڈویژن۔ لائلپور

INF (M) 588-68

# امانت تحریک جدید کی اہمیت

## حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت بھی ہے کہ اس طرح تم بس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں دخل کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جانے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

ہمیں امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

# درخواست ہائے دعا

۱۔ چند دنوں سے میرے دونوں پاؤں میں سخت تکلیف شروع ہو گئی ہے جو شام کے بعد زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ (عبدالرحیم انیس چنا گاگھ۔ مشرقی پاکستان)

۲۔ بعہ ۱۵ دن سے چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے (احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ)

۳۔ لمبے عرصہ سے میری اہلیہ صاحبہ بیمار چلی آ رہی ہیں آج کل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ (زندہ احمد ٹاہلی ضلع ٹھارپارکر)

۴۔ میرے بھائی جنود احمد خیار کو چند روز سے اپنڈے سائٹس کی تکلیف ہو گئی اور عنقریب اپریشن ہونے والا ہے (سید مسرت جنود اللہ سرگودھا)

۵۔ میری والدہ صاحبہ لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ (مبشر احمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۶۰-ج ب شیخوپورہ)

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

# دعائے مغفرت

مورخہ ۲۸/۴/۶۸ بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰½ بجے رات حکیم غلام علی صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ سلسلہ کے ساتھ ان کو بہت محبت تھی۔ تبلیغ بھی کرتے تھے سلسلہ کے کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔

احباب کرام ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم ثاقب سیکرٹری جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

# زعماء انصار اللہ کا ایک ضروری فرض

جملہ ممبران انصار اللہ کا ایک ضروری کام یہ بھی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک "وقف عارضی" کو کامیاب بنائیں۔ زعماء کرام اپنی ماہانہ رپورٹ میں اس کا ذکر کریں کہ کتنے احباب نے اس تحریک میں حصہ لینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد قیادت اصلاح و ارشاد۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا آل ربوہ شائقین کا ٹورنامنٹ [illegible] جاری رہنے کے بعد [illegible] کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مہتمم مقامی ربوہ نے فرمایا۔ اس ٹورنامنٹ میں مجموعی لحاظ سے ربوہ کی چودہ مجالس کی آٹھ ٹیموں نے شرکت کی اس ٹورنامنٹ میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر دارالصدر شرقی کی ٹیم نے فضل عمر ٹرافی حاصل کی اور دوم مجلس دارالنصر وسطی و شرقی رہی۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر مکرم قریشی فضل الحق صاحب نے ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

(ناظم اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ)

# اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں صرف کرو

## دوستوں کو زیادہ سے زیادہ آمدنی پیدا کر کے سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط بنانا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب کو سلسلہ کی مالی حالت مضبوط بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا اصل بجٹ بجٹ آمد انسان ہے ایک بڑھنے والی جماعت اپنے اخراجات کے بجٹ کو کسی صورت میں محدود نہیں کر سکتی۔ بہر حال ہم بیج ڈالیں گے تو کھیتی پیدا ہوگی اور اگر بیج نہیں ڈالیں گے تو کھیتی پیدا نہیں ہوگی۔ اگر آپ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ ہر سال آپ زیادہ سے زیادہ کھیتی بوئیں تو ہر سال آپ کو زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر آپ غلہ پیدا کرنے کی بجائے پہلے غلہ کو کھاتے چلے جائیں تو یقیناً ایک دن آپ کا گھر خالی ہو جائے گا پس ہمارے بجٹ کے اعداد و شمار میں زیادہ تعداد ان چیزوں کی ہونی چاہیئے جو آمد بڑھانے والی ہوں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہماری اصل آمد انسان ہیں۔ پس ہمارے زیادہ تر اخراجات ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے ہماری جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو۔

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے اندر یہ روح ہونی چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں اپنے اوقات کو صرف کرے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس طرف ہماری جماعت کے دوستوں کی بہت ہی کم توجہ ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ ہماری جماعت کا سینکڑوں آدمی اپنی طاقتیں ضائع کر رہا ہے۔ مثلاً زمیندار ہیں پانچ پانچ دس دس ایکڑ زمین ہوتی ہے مگر گھر کے سارے افراد اس زمین کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوتے ہیں وہ فاقے کرتے ہیں تکلیفیں اٹھاتے مگر زمین چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے حالانکہ اصل طریق یہ ہوتا ہے کہ یا تو کچھ افراد اور بیٹے اختیار کر لیں اور زمینداری چھوڑ دیں اور یا پھر وہ زمینداری پر ہی انحصار نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ اور کام بھی شروع کر دیں، مثلاً سبزیاں ترکاری بونی شروع کر دیں۔ یا باغ لگا لیں یا پولٹری فارم کھول لیں یا بھیڑ بکریوں کے ریوڑ پال کر آمد بڑھائیں یا بھینسیں رکھ لیں اور ان کا دودھ بیچیں، غرض سینکڑوں طریق ہو سکتے ہیں جن سے وہ اپنی آمد بڑھا سکتے ہیں اور درحقیقت انہی طریقوں سے پانچ سات ایکڑ زمین پر گزارہ ہو سکتا ہے ورنہ پانچ سات ایکڑ پر ایک خاندان کا پلنا ناممکن ہوتا ہے

دوسرا طریق یہ ہوتا ہے کہ اپنے خاندان میں سے ایک دو کو زمین پر بٹھا دیا جائے اور دوسرے باہر نکل کر محنت مزدوری کریں۔ مگر ہمارے ہاں ایسا نہیں کیا جاتا ہمارے ملک میں تین آدمی ایک آدمی کے کام پر لگے رہتے ہیں جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ دو آدمی اپنی زندگی بیکار ضائع کر دیتے ہیں۔ یورپ میں ایسا کبھی نہیں ہوگا وہاں گھر کی آمد بڑھانے کا ایک ذریعہ اگر ان کے نزدیک ناکافی ہوگا تو وہ فوراً دوسری جگہ جا کر کام شروع کر دیں گے۔ اور اس طرح اپنی حالت کو بہتر بنا لیں گے"

(الفضل ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء)

## اہل ربوہ کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

اہل ربوہ میں سے جن احباب نے ابھی تک ہیضہ کا ٹیکہ نہیں لگوایا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمیٹی ربوہ میں روزانہ ۵½ بجے سہ پہر سے ۷ بجے شام تک ٹیکے لگائے جاتے ہیں ایسے احباب مقررہ اوقات میں ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے دفتر آ کر ٹیکے لگوا لیں

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

## ملک کے خلاف جاسوسی کرنے والوں کو عمر قید کی بجائے موت کی سزا دی جائے گی

### وزیر دفاع اور امور داخلہ کے وزیر وائس ایڈمرل اے آر خان نے قومی اسمبلی میں بل پیش کر دیا

راولپنڈی ۸ مئی۔ داخلہ امور اور دفاع کے وزیر وائس ایڈمرل اے آر خان نے کل قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جس میں جاسوسی کرنے والوں کو ۱۴ سال قید کے بجائے موت کی سزا دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ انہوں نے بل پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۴ سال کی سزا ملک کے دشمنوں کے لئے کافی اور مؤثر نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ عدالتوں کے اختیارات میں اضافہ کیا جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر جاسوسوں کو موت کی سزا دے سکیں۔ کل ایوان میں ضروری مردم شماری آزادی سے پہلے کے فوائد کی منسوخی اور بندرگاہی تحقیقات کی کونسل کے ایک سے زائد چیئرمین مقرر کرنے کے بل بھی پیش کئے گئے۔

## دفاعی اعتبار سے پاکستان پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہے

### پاکستان مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس سے صدر ایوب کا خطاب

راولپنڈی ۸ مئی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان امن کا علمبردار ہے لیکن وہ اپنی حفاظت اور سلامتی کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان ایک ایسی قوت بننا چاہتا ہے کہ کسی دوسرے ملک کو اس پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔ وہ کل یہاں ایوان صدر میں پاکستان مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر پاکستان نے کہا کہ خدا کے فضل و کرم سے پاکستان تسلی بخش طور پر ترقی کر رہا ہے اور پہلے کے مقابلہ میں ہماری دفاعی صلاحیت بہت اچھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی ترقی کی رفتار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس سے نہ صرف عوام کا معیار زندگی بلند ہو بلکہ ان کوششوں میں بھی مدد ملے جو ملک کی حفاظت اور دفاعی نظام کو مضبوط بنانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے اطمینان ظاہر کیا کہ زراعت کے میدان میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ اور ملک غذا میں خود کفیل ہوتا جا رہا ہے۔

## میاں ارشد حسین نے حلف اٹھا لیا۔

راولپنڈی ۸ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ ارشد حسین نے کل اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ان سے حلف وفاداری لیا۔ میاں ارشد حسین اس سے قبل بھاولپور میں پاکستان کے ہائی کمشنر تھے۔

## ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ صیغہ ہسپتال کے ساتھ خط و کتابت کے وقت مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھیں۔

۱۔ تمام خط و کتابت بنام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ہونی چاہیئے

۲۔ اپنا مکمل پتہ خوشخط لکھ کر خط پر لکھا جاوے

۳۔ جملہ مریضان سلسلہ اپنے ادویات کے بل اور ان سے متعلق خط و کتابت بواسطہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کیا کریں۔

مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ۔

**درخواست دعا۔** میرے والد مکرم راجہ محمد عبداللہ صاحب کی ایک آنکھ کا گزشتہ دنوں لاہور میں آپریشن ہوا تھا خاندان حضرت مسیح موعود کی بزرگی کے سلسلہ سے دوسرا درخواست ہے کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے

(عبدالشکور حامد۔ بیت المال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲